سوال

کیا غیر مسلم ممالک میں تعلیم کے لیے جانا جائز ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ تعلیم انسان کا حقیقی زیور ہے۔ اسلام میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی تعلیم ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ لہذا انسان کو علم حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن سعی کرنا چاہیے اور ان تعلیمی اداروں میں داخل ہونا چاہیے جو اسلامی اقدار کو فروغ دیتے ہوں۔ آج کل تقریباً تمام اسلامی ممالک میں دینی اور دنیاوی ہر طرح کی تعلیم کے بہترین مواقع یسر ہیں۔ غیر مسلم ممالک کا سفر کرنا کئی ایک خطرات کا باعث ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا (النساء: 97-98)

بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حال میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم اس سرزمین میں انتہائی ناتواں اور کمزور تھے۔ فرشتے انہیں کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم وہاں سے ہجرت کر جاتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے، مگر وہ نہایت کمزور مرد اور عورتیں بچے جو نہ کسی تدبیر کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی سرزمین جہاں انسان کا دین و ایمان محفوظ نہ ہو وہاں رہنے کی اجازت نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

أنا بريء من كل مُسلم يقيم بين أظهرِ المشركين۔ (سنن أبي داود، الجهاد: 2645) (صحیح)

میں ہر اس مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکین میں رہائش رکھے ہوئے ہے۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يَقبَلُ اللهُ من مُشرِكٍ أشرَكَ بعدَ ما أسلَمَ، عملًا حتَّى يُفارِقَ المُشرِكينَ إلى المُسلِمينَ۔ (سنن ابن ماجہ، الحدود: 2536) (صحیح)

اللہ تعالی اس مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد مشرک ہو جائے تا آنکہ وہ اہل شرک کو چھوڑ کر اہل اسلام سے نہ آملے۔

اگر کوئی ایسا علم ہو جس کو سیکھنا جائز ہے، لیکن اس کی تعلیم کسی اسلامی ملک میں میسر نہیں ہے تو غیر مسلم ممالک میں اس علم کو حاصل کرنے کی غرض سے جانا کچھ شروط کے ساتھ جائز ہے:

01. انسان کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ کافروں کے شبہات کا جواب دے سکے، کیونکہ کافروں کے ممالک میں مسلمان طلباء کو طرح طرح کے شبہات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ دین بیزار ہو جائیں، لادینیت اختیار کر لیں یا پھر نام کے مسلمان رہ جائیں۔

02. انسان اتنا دین دار اور تقویٰ والا ہو کہ اپنی خواہشات اور جذبات کو کنٹرول کر سکے، شہوتوں سے دور رہ سکے، بصورت دیگر اس کے بھٹکنے کے قوی امکانات ہیں، کیونکہ وہاں کا معاشرہ مادر پدر آزادی والا معاشرہ ہے، جہاں ہر طرح کی بے حیائی شخصی آزادی کی آڑ میں جائز تصور کی جاتی ہے اور اسے قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

03. وہ تعلیم کسی اسلامی ملک میں نہ دی جاتی ہو۔ اگر وہ علم کسی اسلامی ملک میں پڑھایا جاتا ہے اور آپ کا وہاں جانا ممکن ہے تو غیر مسلم ممالک میں اس علم کو حاصل کرنے کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

04. تعلیم حاصل کرنے بعد مسلم ممالک میں آکر مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، غیر مسلم ممالک کی نیشنلیٹی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔

لہذا اگر مذکورہ بالا چار شرطیں پائی جائیں تو انسان تعلیم کی غرض سے بیرون ملک جا سکتا ہے، جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، وہ

فرماتی ہیں : ہم حبشہ کی سرزمین پر اترے اور نجاشی کو بہترین پڑوسی پایا، ہم اپنے دین کے بارے میں پر امن ہوگئے، ہم نے وہاں اللہ تعالی کی عبادت کی، ہمیں وہاں نہ کوئی تکلیف دی جاتی تھی اور نہ ہی ہم وہاں کوئی ناپسند بات سنتے تھے۔ (مسند احمد: 1740، الصحیحۃ: 3190)

ان شرائط کی عدم موجودگی میں غیر مسلم ملک میں تعلیم کی غرض سے نہیں جانا چاہیے کیوں کہ دین اور ایمان کو بچانا ایسی تعلیم سے زیادہ ضروری ہے جس سے انسان کے ایمان کو خطرات لاحق ہو جائیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ